بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ الذی لا نبی بعدہ

جناب میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کے نام

کھلی چٹھی

مکرم معظم میاں صاحب - السلام علیکم

آپ کے نزدیک "مصلح موعود" کے آنے کی غرض جماعت لاہور کو مٹانا ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ مصلح موعود کو مظہر الحق والعلیٰ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ وہ جماعت لاہور کے عقائد کو مٹا دیگا۔ الفضل مورخہ ۲۵۔ اپریل ۱۹۴۴ء سے میں آپ کے الفاظ کو نقل کرتا ہوں:۔

"مظہر الحق کے متعلق تو میں سمجھتا ہوں اس امر کی طرف اشارہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقائد اور آپ کی تعلیمات کو بعض بگاڑ کر پیش کریں گے۔ وہ بعض غلط عقائد آپ کی طرف منسوب کریں گے۔ اور آپ کے درجہ کو کم کرنے کی کوشش کرینگے اس صورت میں وہ ان کا مقابلہ کرے گا۔ اور عقائد حقہ کو جماعت میں قائم کر دیگا

www.aaiil.org

"...... اور مظہر العلیٰ میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ عقائد صحیحہ اس کے ذریعہ قلوب میں راسخ کر دیئے جائیں گے اور باوجود اس کے کہ بعض پھر ان کا قائم اور راسخ ہونا بہت مشکل دکھائی دیگا۔ اللہ تعالیٰ اسے کامیابی عطا فرمائے گا۔"

اس سے پیشتر ۱۸۔ فروری کے خطبہ جمعہ میں جو آپ نے لاہور میں دیا اور جو ۱۴ جون کے الفضل میں چھپا ہے لاہور کو اس لئے مقام غضب قرار دیا گیا کہ "یہیں سے پیغامی فتنہ نے سر اٹھایا اور یہیں ان کا مرکز ہے۔" اور وہی لاہور اب محل رحمت یوں بن گیا کہ وہاں جہاں ایک "مصلح موعود" پہلے موجود تھا جو آپ کو چند روز پیشتر بار بھی پہنا آیا تھا آپ کو بھی خواب آگئی جس کے الفاظ کو توڑ مروڑ کر آپ نے یہ مطلب نکال لیا کہ آپ کو مصلح موعود بنا دیا گیا ہے حالانکہ خواب میں مصلح موعود کا نام تک نہیں۔ آپ کے اس خطبہ کا ماحصل بھی یہی ہے کہ آپ کی بعثت بحیثیت مصلح موعودؑ لاہور میں اس لئے ہوئی ہے کہ جماعت لاہور جو عقائد حضرت مسیح موعودؑ کی طرف منسوب کرتی ہے ان کی بیخ کنی کی جائے۔

"دشمن ہمیشہ مجھ پر الزام لگاتا ہے کہ میں نے ایک ایک کر کے حضرت مسیح موعود کی تعلیم کو نعوذ باللہ بگاڑ دیا ہے اور میں اپنے دل میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا نے ایک ایک کر کے مجھے سچائیوں کے قائم کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ ایک منٹ کے لئے بھی میں شبہ نہیں کر سکتا کہ مجھ سے ان معاملات میں غلطیاں ہوتی ہیں بلکہ خواہ مجھے ایک کروڑ زندگیاں بھی دی جائیں اور ایک کروڑ دفعہ مر کر میں پھر اس دنیا

میں واپس آؤں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ میں پھر بھی اسی طرح ان صداقتوں کی تائید کروں گا جس طرح گزشتہ زندگی میں کرتا رہا ہوں میرے لئے سب سے بڑا فخر یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود کی وہ تعلیمیں جنہیں بعض لوگ مٹانے کی فکر میں تھے، جنہیں بعض لوگ دبانے کی فکر میں تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے ذریعہ سے دنیا میں پھیلایا اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کو ایسے طور پر قائم کر دیا کہ ان مسائل کے متعلق دشمن اب کسی طرح حملہ نہیں کر سکتا۔ تیس سال ہوئے جب سے یہ جنگ شروع ہوئی ہے بلکہ تیس سال تو میری خلافت کے ہی ہیں۔ اگر حضرت خلیفہ اول کے زمانہ کو شامل کر لیا جائے تو پینتیس چھتیس سال گزر چکے ہیں۔ اس عرصہ دراز میں کس طرح مڑ مڑ کر دشمن نے حملہ کیا مگر پھر کس طرح خدا نے اس کو ناکام و نامراد کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درجہ قائم ہی رہا۔" (الفضل ۲۱ جون ۱۹۴۴ء)

کسر صلیب کا عظیم الشان کام جو حضرت مسیح موعودؑ کے سپرد کیا گیا تھا فتنہ دجال کا دور کرنا جس کے لئے مسیح موعود کی بعثت ہوئی تھی، قرآن کریم کا دنیا میں پہنچانا جس کی تڑپ حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں تھی ان کی جگہ اب "پیغامی فتنہ" نے لے لی اور مسیح موعود کا زمانہ ختم ہو کر مصلح موعود کا زمانہ آگیا جس کی واحد غرض "پیغامی فتنہ" کا مٹانا ہے۔ دجالی فتنہ تو مصداق تھا اس آیت قرآنی کا ھم من کل حدب ینسلون وہ ساری دنیا پر غالب آجائیگا۔ مصداق تھا رسول اللہ صلعم کی اس حدیث کا لا یدان لاحد بقتالھم۔ ان کے

ساتھ جنگ کی طاقت کسی کو نہیں ہوگی اور اس باطل کو کچلنے کے لئے ایک مسیح کے آنے کی ضرورت تھی۔ اور پیغامی فتنہ جو آپ کو اب دجالی فتنہ سے بھی بڑا نظر آتا ہے کیونکہ اسی فتنہ کے دور کرنے سے مصلح موعود مظہر الحق والعلیٰ، کان اللہ نزل من السماء کا مصداق بنتا ہے وہ آپکے الفاظ میں کتنا بڑا ہے۔

"ڈھائی ٹوٹیاں تے فتو باغبان"

گویا اب خدا کو نعوذ باللہ وہ کام تو بھول گیا جس کی ابتداء سے سب نبیوں کی زبانی خبر دی جاتی تھی اور جس کے لئے مسیح موعود کی بعثت ہوئی تھی۔ یعنی دجالی فتنہ کا مٹانا جو تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدًا، ان دعوا للرحمٰن ولدًا کا مصداق تھا اور اب آپ کو مصلح موعود بنا کر اسے عرش پر اور کوئی فکر نہیں رہی سوائے اس کے کہ ان "ڈھائی ٹوٹیوں" کو مٹایا جائے جن کو آپ تیس سال سے اپنے رستہ میں سب سے بڑی روک سمجھ رہے ہیں اور جن کے متعلق پہلے ہی دن جب ابھی وہ ایک جماعت کی صورت میں بھی نہ بنے تھے آپ کو الہام ہوا تھا لیمزقنھم خدا انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ مگر وہ آخر اب ٹکڑے ہونے کی بجائے ایسے مضبوط ہوئے کہ اب خدا کو اپنا "مصلح موعود" بھیجنا پڑا تا کہ اگر آپ خلافت کی حیثیت میں "ڈھائی ٹوٹیوں" کو نہیں اکھیڑ سکے تو "مظہر الحق والعلیٰ کان اللہ نزل من السماء" کی حیثیت سے دنیا کا یہ سب سے بڑا کام آپکے ہاتھ سے سر انجام پائے۔

آپ کو یہ فتنہ اتنا عظیم الشان نظر آتا ہے کہ آپ کے اپنے الفاظ میں اگر آپ کو "ایک کروڑ زندگیاں بھی دی جائیں" اور "ایک کروڑ دفعہ مر کر" پھر اس دنیا میں

واپس آجائیں تو پھر بھی آپ انہی "ڈھائی پوٹیوں" کی بخکنی کرتے رہیں گے کتنا عظیم الشان مقصد ہے گویا جس دن ان "ڈھائی پوٹیوں" کی بخکنی ہوگی اس دن ساری دنیا فتح ہو جائے گی۔ مگر یہ "ڈھائی پوٹیاں" بھی کس قدر سخت جان ہیں کہ "ایک کروڑ دفعہ مرکر" پھر آپ واپس آتے رہیں تو ہر دفعہ یہی "ڈھائی پوٹیاں" آپ کے سامنے ہوں گی۔ اور آپ انکی بخکنی میں مصروف ہوں گے۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک زندگی میں تو کیا آپ اپنی ایک کروڑ زندگیوں میں بھی ان "ڈھائی پوٹیوں" کو اکھیڑ کر نہیں پھینک سکتے حالانکہ آپ کان اللہ نزل من السماء کے مصداق ہیں گویا کروڑ دفعہ خود خدا آسمان سے اترا مگر "پیغامی فتنہ" نہ مٹا۔ اوسط عمر انسانی ستر سال لیکر پیغامی فتنہ کی عمر کوئی ستر کروڑ سال تو کم از کم ہوئی چشم بد دور۔ ساری دنیا میں یہی "ایک دشمن" آپ کو نظر آتا ہے جسے آپ کچل کر رکھ دیتے ہیں مگر یہ بھی "مرڈ مرڈ کر" آپ پر حملہ کرتا رہتا ہے اور ختم ہوتے میں نہیں آتا حتی کہ آپ کروڑ دفعہ مرکر پھر واپس آئیں تو پھر بھی یہی آپکے سامنے ہوگا۔

مگر یہ بھی عجیب راز ہے کہ ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ "ان مسائل کے متعلق دشمن اب کسی طرح حملہ نہیں کر سکتا" اور دوسری سطر میں یہ بھی موجود ہے کہ قریباً پینتیس چھتیس سال کے "عرصہ دراز میں کس طرح مرڈ مرڈ کر دشمن نے حملہ کیا" عجیب بات ہے کہ دشمن حملہ کر بھی نہیں سکتا اور مرڈ مرڈ کر تا بھی چلا جاتا ہے۔

آپ کہتے ہیں کہ "ایک منٹ کیلئے بھی میں شبہ نہیں کر سکتا کہ مجھ سے ان معاملات میں غلطیاں ہوئی ہیں" مگر آپکا طرز عمل یہ بتا رہا ہے کہ ایک منٹ کیلئے بھی آپ کو یقین نہیں ہوا کہ آپ ان معاملات میں سچائی پر قائم ہیں اس لئے کہ جس شخص کے دل

میں یہ یقین ہو کر وہ صداقت پر قائم ہے وہ کبھی "دشمن" کے سامنے میدان میں نکلنے سے نہیں ڈرتا۔ اور آپ کو تیس سال مقابلہ میں نکلنے سے ڈرتے گزر گئے۔ ان تیس سال کے عرصہ میں شاید ایک سو دفعہ یا کچھ اس سے کم و بیش آپ کو ان مسائل پر جن کی بیخکنی آپ کی خلافت اور آپ کی مصلحیت کی اصل غرض ہے یہ چیلنج دیا گیا کہ آپ قرآن حدیث کی بنا پر اور حضرت مسیح موعود کی تحریروں کی بنا پر ان مسائل کی صداقت کو ثابت کریں مگر آپ اپنی خیر اسی میں سمجھتے ہیں کہ مریدوں میں بیٹھ کر بلند بانگ دعاوی کرلئے جائیں اور ادھر سے سبحان اللہ کی آوازیں بلند ہوتی رہیں اور فتح کے شادیانے بجتے رہیں اور مقابلہ سے بھاگتے رہیں۔

حضرت مسیح موعود کو جب یہ اطلاع دی گئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور اس اُمت میں آنیوالے مسیح کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں انکے آپ ہی مصداق ہیں تو آپنے ساری دنیا کے علماء کو حیات و وفات مسیح پر بحث کیلئے مقابلہ میں بلایا آپ کو جب یہ اطلاع ملی کہ "پیغامی فتنہ" ہی اس زمانہ کا سب سے بڑا فتنہ ہے اور آپ کو مصلح موعود کا منصب اس لئے عطا کیا گیا ہے کہ آپ اس فتنہ کو دور کریں۔ تو "دشمن" کو مقابلہ میں بلانا تو ایک طرف رہا "دشمن" آپ کو مقابلہ کیلئے بلاتا ہے۔ اور آپ مقابلہ میں نکلنے کا نام نہیں لیتے یہاں تک کہ اس "دشمن" نے آخر یہاں تک بھی کہدیا کہ اس مقابلہ میں ثالث بننے کیلئے تین آپ کے مریدوں کو ہی چن لیں گا مگر آپ صرف "دشمن" سے خائف ہیں بلکہ اپنے مریدوں سے بھی ڈرتے ہیں کہ کہیں وہی آپکے خلاف فیصلہ نہ دیدیں اور اس طرح مصلح موعود کی بنی بنائی عمارت نہ گر جائے۔ حالانکہ یہ بھی تسلی آپ کو دیدی گئی تھی کہ ثالثوں کے فیصلہ پر اپنے عقائد کو چھوڑنا ضروری نہ ہوگا۔ یہ تو صرف

پبلک کے لئے ایک رستہ فیصلہ کرنے کا کھل جائے گا کہ ان باتوں کے نیچے کس قدر حقیقت ہے جو آپ حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کرتے ہیں اگر آپ کا ایک مرید بھی بحیثیت ثالث یہ کہدے کہ آپ اپنے عقائد کو حضرت مسیح موعود کے مطابق ثابت نہیں کرسکتے تو کم سے کم پبلک کو معلوم ہو جائیگا کہ آپ کے عقائد کی بنیاد کسقدر کمزور ہے۔

وہ عظیم الشان "پیغامی فتنہ" ہے کیا۔ یہی نہ کہ جماعت احمدیہ لاہور کہتی ہے کہ :-

۱۔ "آنحضرت صلعم کے بعد شریعت اسلامی کسی نبی کے آنے کی اجازت نہیں دیتی اور حضرت مسیح موعود کا دعویٰ نبوت کا نہیں بلکہ محدثیت کا تھا جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا۔"

۲۔ کلمہ گو سب مسلمان ہیں اور صرف آنحضرت صلعم کا انکار ہی کسی شخص کو دائرہ اسلام سے خارج کرسکتا ہے آپ کے کسی متبع کا انکار اسلام سے خارج نہیں کرسکتا گو وہ کتنا بھی بڑا متبع ہو۔

۳۔ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کی قرآنی پیشگوئی کے حقیقی مصداق آنحضرت صلعم ہیں جن کا اسم مبارک احمد بھی تھا۔

اور اسکے بالمقابل "محمودی فتنہ" یعنی وہ فتنہ جسکی بنیاد آپ نے رکھی ہے یہ ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ

۱۔ "حضرت مسیح موعود ...... فی الواقع نبی ہیں"

۲۔ "آپ ہی آیت اسمہ احمد کی پیشگوئی مذکورہ قرآن مجید (سورہ صف آیت ۶) کے مصداق ہیں۔"

۳۔ "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے

خارج ہیں۔" (آئینہ صداقت صفحہ ۳۵)

یہ آپکے وہ عقائد ہیں جو آپنے اپنے قلم سے لکھکر شائع کئے ہیں اور یہ وہ باتیں ہیں جنھیں ثابت کرنے کیلئے آپکو چاہیے تھا کہ کل دنیا کے علماء کو اپنے مقابلہ میں بلاتے لیکن دوسروں کو بلانا ایک طرف رہا آپ کو "پیغامی فتنہ" والے جن کے مٹانے کیلئے آپ کو کھڑا کیا گیا تھا بار بار مقابلہ کیلئے بلاتے ہیں ایک ایک سال میں دس دس بارہ بارہ دفعہ بھی بلاتے ہیں۔ آپکے اپنے مریدوں کو ثالث بنانے کیلئے بھی دعوت دی جا چکی ہے مگر آپ ان باتوں پر صرف اپنے مریدوں کی مجلس میں فخر کر سکتے ہیں کہ میرے لئے سب سے بڑا فخر یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود کی وہ تعلیمیں جنھیں بعض لوگ مٹانے کی فکر میں تھے جنھیں بعض لوگ دبانے کی فکر میں تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو میرے ذریعہ زندہ کیا" مگر خوب زندہ کیا کہ آپ اپنے منہ سے زندہ کرنیکا دعویٰ کرتے اور اپنے عمل سے ان تعلیموں کو مٹا رہے ہیں اگر خود "مصلح موعود" ہی ان کو قائم کرنے کیلئے میدان میں نہ نکلا تو پھر دنیا میں کون نکلے گا؟ آپکے مریدوں کو یہ لکھکر سبحان اللہ کے نعرے سن لئے کہ "ان مسائل کے متعلق دشمن اب کسی طرح حملہ نہیں کر سکتا"۔ مگر دیکھئے کہ "دشمن" میدان میں کھڑا آپ کو للکار رہا ہے اور آپ بھاگے جا رہے ہیں شاید "حملہ نہ کر سکنے" سے آپ کی یہی مراد ہے کہ جب آپ مقابلہ کے لئے ہی نہ ٹھیریں گے تو حملہ کس طرح ہو گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ "ان مسائل کے متعلق دشمن اب کسی طرح حملہ نہیں کر سکتا" خدا آپکو سلامت رکھے جب بھی آپ ان مسائل کے متعلق کچھ کہیں گے "دشمن" کو حملہ کرنے کیلئے ایک نیا ہتھیار دیتے رہیں گے۔ لیجئے ان لمبی بحثوں کو چھوڑ کر میں آج ان عقائد پر ایک اور حملہ کرتا ہوں اور وہ اس سے بھی زیادہ خطرناک حملہ ہے جو یہ آپکا "دشمن" آپ پر پہلے

کرتا رہا ہے۔ ہاں یہ میں آپ سے سچ کہتا ہوں کہ میں آپ کا دشمن نہیں آپ کا حقیقی خیر خواہ ہوں حضرت مسیح موعودؑ کی صحیح تعلیم پر آپ کو قائم کرنا چاہتا ہوں۔ چاہتا ہوں کہ ختم نبوت کے بعد اجرائے نبوت اور کلمہ گوؤں کی تکفیر کے باطل عقیدہ سے آپ توبہ کریں۔

۷۔ اپریل ۱۹۴۴ء کو اس سوال کے جواب میں کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۹۰۱ء سے پہلے اپنے آپ کو نبی سمجھتے تھے یا نہیں"؟ آپ نے ایک تقریر کی جو الفضل ۲۶ مئی ۱۹۴۴ء میں چھپی ہے جس میں اس سوال کا سیدھا جواب آپ نے نہیں دیا کہ "ہاں سمجھتے تھے" یا "نہیں سمجھتے تھے" کیونکہ اس سے آپ کے عقائد پر موت وارد ہوتی تھی اگر آپ یہ کہیں کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے اپنے آپ کو نبی سمجھتے تھے تو آپ کے عقائد اسلئے باطل قرار پائے کہ وہ تو خود فرماتے ہیں کہ "نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے"۔ وہ فرماتے ہیں کہ "میری نسبت یہ کہنا کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مجھ پر افترا ہے"۔ خود فرماتے ہیں کہ "میں مدعی نبوت کو کاذب و کافر یقین کرتا ہوں" خود فرماتے ہیں کہ "ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں"۔ تو کیا اپنے آپ کو نبی سمجھ کر یہ سب کچھ کہتے تھے اور اگر آپ یوں جواب دیں کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے اپنے آپ کو نبی نہیں سمجھتے تھے تو یہ بھی یقینی طور پر آپ کے عقائد کی موت ہے۔ اس مشکل سے نکلنے کیلئے آپ نے سوال از آسمان جواب از ریسمان والی راہ اختیار کی۔ آپ نے جواب میں کہا:-

"نبی وہی ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دے اور جو اصلاح خلق کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو اور خدا تعالیٰ اس کا نام نبی رکھے اور یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شروع دن سے ہی مدعی تھے ..... فرق صرف یہ ہے کہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شروع میں اس اجتہادی غلطی میں مبتلا تھے ... کہ ان چیزوں کا نام نبوت نہیں یہ امور جس شخص میں پائے جائیں اسے مجازی یا ظلی یا ناقص نبی کہتے ہیں۔"

خلاصہ اس کا سیدھے الفاظ میں کیا جائے تو یہ ہوا کہ آپ نبی تھے مگر اپنے آپ کو نبی سمجھتے نہیں تھے اور اس لئے اپنی نبوت کا انکار کرتے تھے۔

اور اس سے پیشتر آپ اپنی کتاب حقیقۃ النبوت کے صفحہ ۱۲۴ پر یوں لکھتے ہیں کہ

"باوجود اس کے کہ وہ سب شرائط جو نبی کے لئے واقع میں ضروری ہیں آپ میں پائی جاتی تھیں آپ نبی کا نام اختیار کرنے سے انکار کرتے رہے اور گو ان ساری باتوں کا دعویٰ کرتے رہے جن کے پائے جانے سے کوئی شخص نبی ہو جاتا ہے لیکن چونکہ آپ ان شرائط کو نبی کے شرائط نہیں خیال کرتے تھے بلکہ محدث کے شرائط سمجھتے تھے اس لئے اپنے آپ کو محدث کہتے رہے اور اور نہیں جانتے تھے کہ میں دعویٰ کی کیفیت تو وہ بیان کرتا ہوں جو نبیوں کے سوائے اور کسی میں پائی نہیں جاتی اور نبی ہونے سے انکار کرتا ہوں"

اس کا بھی خلاصہ وہی ہے کہ حضرت مسیح موعود تھے تو نبی مگر اپنی نبوت سے انکار کرتے تھے۔ اور کہتے تھے اپنے آپ کو محدث مگر محدث کے معنے وہ کرتے تھے جو نبی کے معنے ہیں۔

یہ بات جب سے سلسلہ احمدیہ قائم ہوا پہلی دفعہ ۱۹۱۵ء میں آپ کے منہ سے نکلی اور ۱۸۹۱ء سے لیکر ۱۹۱۵ء تک پچیس سال کے احمدیہ لٹریچر میں حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں یا تقریروں میں یا جماعت کے کسی آدمی کی تحریر یا تقریر میں یہ خیال نہیں پایا جاتا کہ حضرت صاحب پر کوئی زمانہ ایسا گزرا کہ آپ نبی کے معنے نہ جانتے تھے یا اس کے

غلط معنے کرتے تھے۔ تو میں اب آپ کو ایک اور چیلنج دیتا ہوں کہ آپ اپنی اس تحریر سے پیشتر پچیس سال کے احمدیہ لٹریچر میں کہیں اس خیال کو دکھا دیں کہ حضرت مسیح موعود نے ایسا کہا ہو یا کسی احمدی اخبار میں ایسا لکھا گیا ہو۔ آپ کبھی نہیں دکھا سکیں گے یہ پہلی موت ہے جو آپ کا یہ جواب آپ کے عقائد پر وارد کرتا ہے۔

مگر یہ صحیح ہے کہ آپ اس خیال کے موجد نہیں سب سے پہلے اس خیال کا اظہار ۱۸۹۱ء میں یعنی آپ سے چوبیس سال پیشتر مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے فتویٰ کفر میں کیا جو فتویٰ کفر حضرت مسیح موعودؑ کے لئے تیار ہوا۔ میں فتویٰ کفر کے صفحہ ۷۶ ۷۷ سے اصل الفاظ نقل کرتا ہوں:-

"اس سوال کے جواب میں شاید قادیانی یا اس کے حواری یہ دو عذر پیش کریں اول یہ کہ ہر چند قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر اسکے ساتھ یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے .... اگرچہ قادیانی نے یہ بات کہہ دی ہے کہ جس نبوت کا اس کو دعویٰ ہے اس کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا۔ اس کا دوسرا نام محدثیت ہے اور اس محدثیت کے معنے سے وہ نبوت کا مدعی ہے مگر ساتھ اس کے اس نے محدثیت کے معنے ایسے بیان کئے ہیں اور اس کی حقیقت کی ایسی تشریح کر دی ہے کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہیں ہو سکتا۔"

تو گو یہ درست ہے کہ جو بات آپ نے کہی ہے کہ "اپنے آپ کو محدث کہتے رہے اور نہیں جانتے تھے کہ میں دعویٰ کی کیفیت تو وہ بیان کرتا ہوں جنہوں کے سوائے اور کسی میں پائی نہیں جاتی اور نبی ہونے سے انکار کرتا ہوں"۔ بعینہ وہی بات

مکفرین حضرت مسیح موعود نے کی تھی "اس نے محدثیت کے معنے ایسے بیان کئے ہیں اور اس کی حقیقت کی ایسی تشریح کر دی ہے کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہیں ہو سکتا" یہ بات حضرت مسیح موعود کی کسی تحریر و تقریر میں نہیں پائی جاتی۔ احمدیہ لٹریچر میں کہیں نہیں پائی جاتی مگر مکفرین حضرت مسیح موعود کی تحریروں میں پائی جاتی ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ نے وہیں سے یہ خیال اخذ کیا یا آپ کو مکفرین کے ساتھ توارد ہو گیا۔ مگر حقیقت میں امر واقعہ یہ ہے کہ ۱۸۹۱ء میں جس خیال کا اظہار مکفر مولویوں نے فتویٰ کفر میں کیا تھا اسی خیال کا اظہار آپ نے ۱۹۱۵ء میں کیا اور اسی کو آج تک دوہرائے جاتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ میں آپ کو اس سے پیشتر بھی اس بات کی طرف کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں کہ آپ مکفرین کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ یہ دوسری موت ہے جو آپ کا یہ جواب آپ کے عقائد پر وارد کرتا ہے کہ آپ خواہ بذریعہ نقل اور خواہ توارد کی وجہ سے مکفرین کے ہم خیال ہو گئے۔ اور اس طرح آپ نے حضرت مسیح موعود کو جھوٹا اور آپ کے دشمنوں کو سچا قرار دیا۔

ان دونوں موتوں کے بعد جو آپ کے اس جواب سے آپکے عقائد پر وارد ہوتی ہیں ایک تیسری موت اور آپکے اس جواب سے آپکے عقائد پر وارد ہوتی ہے آپنے مان لیا کہ حضرت مسیح موعودؑ ایک اجتہادی غلطی کی وجہ سے یا لفظ نبی کے صحیح معنے نہ سمجھنے کی وجہ سے اپنی نبوت کا انکار ضرور کرتے رہے مگر نبی کی نبوت کا انکار خواہ وہ غدر سے ہو یا غلطی سے یا کسی اجتہادی غلطی سے۔ بہرحال وہ کفر تو ہے تو اس بارہ سال کے عرصہ میں آپکے عقیدہ کی

رو سے حضرت مسیح موعود نعوذ باللہ کافر قرار پائے کیا اس کے باوجود بھی ابھی آپ کا عقیدہ زندہ ہے۔ لیکن اسی پر بس نہیں آپ نے اس جواب کے اثنا میں دو باتیں اور کہی ہیں (الفضل ۲۷ مئی ۱۹۴۴ء) اوّل یہ کہ متعدد جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں یہ لکھا ہوا موجود ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے کثرت سے امور غیبیہ پر مطلع فرمایا ہے مجھے عظیم الشان امور کے متعلق جو انذار اور تبشیر سے تعلق رکھتے ہیں اس نے اپنے فضل سے اطلاع دی اور میرا نام خدا تعالیٰ نے نبی رکھا ہے بلکہ براہین احمدیہ کے زمانہ سے ہی اس قسم کے الفاظ الہامات میں استعمال ہوتے تھے مگر آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں ان کی اور تشریح کر لیا کرتا تھا"

اپنے ان الفاظ کو آپ دوبارہ پڑھیں کہ "آپ (یعنی مسیح موعود) فرمایا کرتے کہ میں ان کی اور تشریح کر لیا کرتا تھا" اور یہ مجھ سے لیجئے کہ فرمایا کرتے تو ایک طرف رہا آپ نے ایک دفعہ بھی یہ نہیں فرمایا کہ میں ان الفاظ نبی وغیرہ کی اور تشریح کر لیا کرتا تھا۔ جو بعد میں غلط ثابت ہوئی۔ آپ نے قطعی طور پر خلاف واقعہ لکھا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ پر افتراء کیا ہے۔ کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں لفظ نبی کی اور تشریح کر لیا کرتا تھا یعنی غلط تشریح کر لیا کرتا تھا، حضرت صاحب نے کبھی ایسا نہیں فرمایا۔

دوم یہ کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے

"کئی مہینوں سے آپ کی مجالس میں اس بات کا چرچا

رہتا تھا کہ نبوت کی تعریف سمجھنے میں آپ کا سابقہ اجتہاد درست نہیں تھا"

(الفضل مورخہ ۲۶ر مئی ۱۹۴۴ء)

کئی مہینے تو ایک طرف رہے حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں کبھی ایک دفعہ بھی اس بات کا ذکر نہیں ہوا نہ کبھی حضرت صاحب نے ایسا فرمایا نہ کسی دوسرے نے یہ کہا کہ نبوت کی تعریف سمجھنے میں حضرت مسیح موعود کو غلطی لگی ہے یہ دوسرا افتراء ہے جو حضرت مسیح موعودؑ پر آپ نے کیا ہے۔

میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کے کسی ریکارڈ سے خواہ وہ آپ کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر ہو یا کسی دوسرے نے آپ کی تقریر کو منضبط کر کے لکھا ہو یا کسی مرید کی ہی وہ تحریر ہو، ان دونوں باتوں کا ثبوت آپ پیش کریں اور اگر آپ قطعاً اس کا کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکتے اور کبھی نہیں کر سکیں گے تو حضرت مسیح موعودؑ کی طرف جو غلط دعوے آپ اس بناء پر منسوب کر رہے ہیں اس سے توبہ کریں اس بات کے لئے کہ آپ نے ایسا ثبوت پیش کر دیا کہ

۱۔ حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ میں پہلے لفظ نبی کی تشریح غلطی سے اور کر لیا کرتا تھا۔

(۲) حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں کبھی اس بات کا چرچا ہوا کہ نبوت کی تعریف سمجھنے میں حضرت صاحب کا سابقہ اجتہاد درست نہیں تھا۔

میں اس تحریر کے ذریعہ سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو ثالث قرار دیتا ہوں اگر وہ یہ فیصلہ کر دیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کے فلاں فلاں ریکارڈ سے ان کے نزدیک یہ ثابت ہے کہ (۱) حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے میں لفظ نبی کی تشریح غلطی سے اور کر لیا کرتا تھا اور (۲) حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں مہینوں اس بات کا چرچا رہتا تھا کہ نبوت کی تعریف سمجھنے میں حضرت صاحب کا ۱۹۰۱ء سے پہلے کا اجتہاد درست نہیں تھا "

تو میں اپنی اس تحریر کو واپس لیتا ہوا اعلان کر دوں گا کہ میں نے یہ کہنے میں غلطی کی کہ آپ ان دونوں باتوں کے متعلق حضرت مسیح موعود پر افترا کرتے ہیں اور آپ سے معافی مانگ لوں گا۔ اور وہ اعلان تمام اخباروں کو بھجوا دونگا

میں آپ کی خدمت میں پھر عرض کرتا ہوں کہ آپ نے حضرت صاحب کے عقیدہ درباره نبوت میں ۱۹۰۱ء میں تبدیلی کا دعوی کر کے ایک بہت بڑا بوجھ اٹھایا ہے اور اپنے مریدوں کی کثیر تعداد کو ہی ضلالت کے گڑھے میں نہیں گرایا بلکہ دوسری مخلوق خدا کو بھی اس سے بڑا بھاری دھوکہ لگا ہے۔ آپ نے ۱۹۰۱ء میں تبدیلیٔ دعوی کی بنیاد اس بات پر رکھی ہے کہ

۱۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے میں لفظ نبی کی غلط تشریح کیا کرتا تھا۔

۲۔ ۱۹۰۱ء سے پہلے حضرت مسیح موعود کی مجالس میں مہینوں تک یہ چرچا رہتا تھا کہ نبوت کی تعریف سمجھنے میں حضرت صاحب کا سابقہ

اجتہاد درست نہیں تھا۔

یہ تو درست ہے کہ اگر حضرت مسیح موعودؑ نے ۱۹۰۱ء میں اپنا دعویٰ تبدیل کیا جیسا کہ آپ کہتے ہیں تو ضروری تھا کہ حضرت مسیح موعود یہ تسلیم کرتے کہ میں ۱۹۰۱ء سے پہلے لفظ نبی کی غلط تشریح کیا کرتا تھا اور یہ بھی ضروری تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی مجالس میں یہ چرچا عام رہتا کہ نبوت کی تعریف سمجھنے میں حضرت صاحب کا پہلا اجتہاد غلط نکلا مگر یہ بھی درست ہے کہ نہ کبھی حضرت صاحب نے یہ کہا کہ میں لفظ نبی کی غلط تشریح کیا کرتا تھا نہ کبھی حضرت صاحب کی مجلس میں یہ چرچا ہوا کہ آپ کا سابقہ اجتہاد دربارہ نبوت درست نہیں تھا یہ دونوں باتیں آپ پر افتراء ہیں اور اگر حضرت صاحب خود اپنی غلطی کو تسلیم نہ کریں تو کسی دوسرے کو کوئی حق نہیں کہ وہ کہے کہ مسیح موعودؑ نے یہ غلطی کی اگر وہ خود نہ کہیں کہ مجھے کسی زمانہ میں لفظ نبی اور محدث کے صحیح معنے نہ آتے تھے تو کسی مرید کو یہ حق نہیں کہ وہ کہے کہ حکم و عدل کو بلکہ آپ کے نزدیک نبی کو لفظ نبی کے صحیح معنے نہ آتے تھے بلکہ لفظ محدث کے بھی صحیح معنے نہ آتے تھے۔

دوسرے اگر اتنی بڑی تبدیلی ہو کہ حضرت مسیح موعود کا بارہ سال کا لگاتار اجتہاد جو اپنے ہی دعوے کے متعلق اپنے دشمنوں کے مقابل پر کرتے تھے غلط ثابت ہؤا اور بارہ سال بعد یہ معلوم ہوا کہ خدا کا مقرب مسیح موعود نبی کی غلط تعریف کرتا تھا اور اس کے دشمن خدا سے دور افتادہ دشمن نبی کی صحیح تعریف کرتے تھے تو اس سے جماعت میں اور جماعت سے باہر بھی ایک شور پڑ جانا چاہیئے تھا۔ باہر والے تو یوں کہتے کہ آخر مرزا صاحب نے اپنا جھوٹا ہونا

خود تسلیم کر لیا۔ اور مرید اگر کوئی اس ابتلاء کے بعد باقی رہ جاتے تو حضرت مسیح موعودؑ ان کی تسلی کے لئے یہ بار بار بتاتے کہ مجھ سے ایسی خطرناک غلطی کیوں ہوئی کہ بالآخر جو میرے دشمن کہتے تھے وہ سچ نکلا اور جو میں کہتا تھا وہ غلط نکلا۔ مگر اس زمانہ کے اندرونی اور بیرونی ریکارڈ دونوں میں اس کے متعلق ایک حرف تک نہیں جس سے یہ عیاں ہے کہ یہ محض آپ کی بنائی ہوئی بات ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا دامن اس سے پاک ہے۔ نہ کبھی حضرت صاحب نے یہ کہا کہ میں پہلے لفظ نبی کی غلط تشریح کیا کرتا تھا نہ کبھی حضور کی مجلس میں اس بات کا چرچا ہوا کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کی نبوت کی تعریف سمجھنے میں آپ کا اجتہاد درست نہیں تھا۔ اس قدر تو آپ نے تسلیم کر لیا کہ اگر ۱۹۰۱ء میں عقیدہ تبدیل ہوا تو یہ دونوں باتیں ہونی ضرور چاہئیں تھیں مگر یہ ہوئی نہیں اس لئے آپ کا دعوے غلط ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا دعویٰ درباره نبوت تبدیل کیا۔

۱۹۰۱ء کی تبدیلی کے باطل ہونے پر آپ پر ایک اور طرح بھی ۱۹۱۵ء سے اتمام حجت کیا جا رہا ہے جس کا کوئی جواب آپ آج تک نہیں دے سکے جب آپ نے اپنی کتاب حقیقۃ النبوۃ میں ۱۹۱۵ء میں یہ اعلان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ درباره نبوت تبدیل کر لیا تھا۔ اور حضرت صاحب کی ۱۹۰۱ء سے پہلے کی تحریریں درباره نبوت منسوخ ہیں تو اسی وقت جماعت احمدیہ لاہور کے ستر آدمیوں نے جنہوں نے ۱۹۰۱ء سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی تھی حلف اٹھا کر یہ شہادت دی کہ :۔

"ہم اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ کبھی ہمارے وہم و گمان میں یہ بات نہیں آئی کہ ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود نے اپنے دعوے میں تبدیلی کی یا آپ کی سابقہ تحریریں جو انکار نبوت سے بھری پڑی ہیں منسوخ ہو گئیں نہ ہم نے اپنے علم میں ایسے لفظ کسی ایک شخص کے بھی منہ سے سنے"

اور جماعت قادیان سے یہ مطالبہ کیا کہ ان میں سے بھی ۱۹۰۱ء سے پہلے بیعت کرنے والے اس بات پر حلف اٹھائیں کہ

"۱۹۰۱ء میں ہم نے سمجھ لیا تھا کہ حضرت صاحب نے اپنا دعوٰے نبوت تبدیل کر لیا ہے اور نبوت کے مدعی ہو گئے ہیں اور آپ کی سابقہ تحریریں انکار نبوت پر منسوخ ہو گئی ہیں"

حالانکہ یہ مطالبہ تیس سال سے بار بار دہرایا جا رہا ہے جماعت قادیان پر ایسی خاموشی طاری ہے کہ گویا اس جماعت کا وجود ہی کوئی نہیں جماعت لاہور اور جماعت قادیان کا اس حد تک اتفاق ہے کہ جب حضرت مرزا صاحب نے مسیح موعودؑ ہونے کا دعوٰے کیا تو اس کیساتھ ہی دعوٰئے نبوت سے انکار کیا۔ اور بجواب الزام دعوٰے نبوت یہ لکھا کہ میرا دعوٰے" نبوت کا دعوٰے نہیں بلکہ محدثیت کا دعوٰے ہے جو خدا تعالےٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔ یہ بھی لکھا کہ میں" مدعی نبوت کو کافر اور کاذب یقین کرتا ہوں" یہ بھی لکھتے رہے کہ "میرے دشمن مجھ پر افترا کرتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ میں نے نبوت کا دعوٰے کیا ہے اس بات پر

بھی دونوں کا اتفاق ہے۔ کہ آپ نے یہانتک لکھا ہے کہ "ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں" اس پر بھی دونوں فریق کا اتفاق ہے کہ آپ یہ لکھتے رہے ہے کہ میری تحریر میں جہاں جہاں لفظ نبی استعمال ہوا ہے لغت کے معنے میں جو خدا سے علم غیب پاکر پیشگوئی کرنیوالے کے ہیں استعمال ہؤا ہے۔ اصطلاح شریعت میں استعمال نہیں ہوا اس پر بھی دونوں فریق کا اتفاق ہے کہ آپ یہ لکھتے رہے ہے کہ میرے متعلق لفظ نبی حدیث میں یا میرے الہامات میں مجاز اور استعارہ کے طور پر استعمال ہوا ہے حقیقت کے طور پر استعمال نہیں ہؤا نبوت آنحضرت صلعم پر ختم ہوگئی اور مجھے نبوت کا دعوے نہیں۔ مگر اس قدر اتفاق کے بعد اختلاف یہ ہے کہ جماعت لاہور کہتی ہے کہ سن ۱۸۹۰ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک یعنی اپنی وفات تک حضرت مسیح موعود کا یہی مذہب رہا اور جماعت قادیان کہتی ہے کہ سن ۱۸۹۰ء سے لے کر ۱۹۰۱ء تک تو آپ کا مذہب یہی تھا مگر سن ۱۹۰۱ء میں آپ نے اپنا دعوے تبدیل کر لیا۔ اور پہلے بارہ سال ضرور انکار نبوت کرتے رہے مگر آخری سات سال دعوے نبوت کرتے رہے۔

اب ظاہر ہے کہ سن ۱۹۰۱ء میں تبدیلی کا بار ثبوت آپ کے ذمہ ہے آپ نے اس کے ثابت کرنے کے لئے یہ کہا کہ حضرت صاحب خود فرمایا کرتے تھے کہ میں سن ۱۹۰۱ء سے پہلے لفظ نبی کی غلط تشریح کیا کرتا تھا مگر حضرت صاحب کا ایک حوالہ نہ آپ نے پیش کیا اور نہ پیش

کر سکتے ہیں اور پھر یہ بھی کہا کہ مہینوں تک حضرت صاحب کی مجالس میں اس بات کا چرچا رہتا تھا کہ حضرت صاحب کا سابقہ اجتہاد دربارہ نبوت غلط نکلا مگر اس زمانہ کا کوئی ریکارڈ جس میں ایسا ذکر ہو آپ پیش نہیں کر سکتے اور نہ کبھی کر سکیں گے یہ دونوں باتیں آپ نے حضرت مسیح موعود کی طرف غلط منسوب کی ہیں یہ دونوں باتیں کہہ کر حضرت مسیح موعود پر افتراء کیا ہے۔ اس لئے ۱۹۰۱ء میں تبدیلی کا کوئی ثبوت نہیں۔

دوسرا ثبوت اس کا یہ ہو سکتا تھا کہ آپ اس دعوے کے ساتھ ہی اپنی جماعت کے پانچ سات سو آدمیوں کی جنہوں نے ۱۹۰۱ء سے پہلے بیعت کی تھی یہ حلفی شہادت پیش کرتے کہ واقعی وہ ۱۹۰۱ء سے پہلے تو حضرت صاحب کو نبی نہیں مانتے تھے محدث ہی مانتے تھے۔ مگر ۱۹۰۱ء کے آخر میں ان کو پتہ لگ گیا تھا کہ اب حضرت صاحب نے دعوئے نبوت کر دیا ہے، اور آپ کی سابقہ تحریریں انکارِ نبوت پر منسوخ ہو گئی ہیں مگر آپ ایک بھی ایسی شہادت پیش نہیں کر سکے اور نہ کبھی پیش کر سکیں گے حتیٰ کہ میں نے خود آپ سے حلفی شہادت کا مطالبہ کیا تھا کہ اگر کوئی گواہ نہیں تو خود آپ ہی جو اس تبدیلی کے مدعی ہیں حلف اُٹھا کر یہ شہادت دے دیں کہ " نومبر ۱۹۰۱ء میں مجھے علم ہو گیا تھا کہ حضرت صاحب نے انکارِ نبوت کرتے کرتے آج دعوئے نبوت کر دیا ہے۔ اور آپ کی سابقہ تحریریں دربارہ انکار نبوت

منسوخ ہیں مگر خود آپ بھی یہ حلف اُٹھانے کو تیار نہیں۔

. . . .

. . . .

تو آپ ہی بتایئے کہ جب سنہ ۱۹۰۱ء میں تبدیلیٔ دعوے کا کوئی ثبوت نہیں، نہ حضرت مسیح موعود کی کوئی تحریر یا تقریر ہے کہ میں پہلے لفظ نبی کی غلط تشریح کیا کرتا تھا نہ سارے احمدیہ لٹریچر میں کہیں اشارہ تک بھی ہے کہ حضرت صاحب کی مجالس میں اس بات کا چرچا ہوا کہ نبوت کی تعریف سمجھنے میں حضرت صاحب کا اجتہاد درست نہیں تھا نہ ہی آپ ایک آدمی بھی پیش کر سکتے ہیں جو حلف اٹھا کر یہ کہدے کہ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء میں اس نے یہ سمجھ لیا تھا کہ حضرت صاحب نے آج اپنا دعویٰ تبدیل کر کے دعوے نبوت کر دیا ہے اور اپنی سابقہ تحریرات درباره نبوت کو منسوخ کر دیا ہے حتیٰ کہ آپ خود بھی یہ حلف نہیں اُٹھا سکتے تو غور فرمایئے کہ جس چیز کی بنیاد ہی کوئی نہ ہو اس پر اتنی بڑی عمارت بنانا جس سے مخلوقِ خدا گمراہ ہو جائے کیا یہ تقوے کا طریق ہے۔ آج اگر مرید آنکھیں بند کر کے آپ کی بات مانتے چلے جاتے ہیں تو یہ کوئی فخر کی بات نہیں سب گدیوں میں یہی حالت ہے جو پیر کہے اس پر آمنا و صدقنا کہتے چلے جاتے ہیں لیکن آخر پیچھے آنے والی نسلیں سوچیں گی کہ اس کا ثبوت کیا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے سنہ ۱۹۰۱ء میں اپنا دعوے تبدیل کر لیا تھا اور ان لوگوں

کی عقل و فہم پر ماتم کریں گی، جو بغیر سوچے سمجھے ان باتوں کو مانتے چلے گئے۔

میں پھر خلاصۃً اپنی باتوں کو دوہراتا ہوں:۔

(۱) اگر آپ ان عقاید کو ثابت کرنے کے لئے مصلح موعود بنے ہیں جو آپ حضرت مسیح موعودؑ کی طرف منسوب کرتے ہیں تو میں ان عقاید پر جو آپ کے اپنے الفاظ میں اوپر مذکور ہیں اور جن کا اعلان آپ نے اپنی کتاب آئینہ صداقت کے صفحہ ۳۵ پر کیا ہے آپ سے بحث کرنے کو تیار ہوں اور اس بحث میں آپ کے مریدین کو ثالث بنانے کے لئے تیار ہوں۔

(۲) سنہ ۱۹۰۱ء میں تبدیلئ دعوے کے متعلق دو ادعا آپ نے پیش کئے ہیں ایک یہ کہ حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے لفظ نبی کی تشریح غلط کیا کرتا تھا، اور دوسرے یہ کہ حضرت صاحب کی مجالس میں مہینوں تک اس بات کا چرچا رہا تھا کہ نبوت کی تعریف میں سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کا حضرت صاحب کا اجتہاد درست نہیں نکلا۔ ان دونوں دعووں کے متعلق میں نے سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کو ثالث ٹھہرایا ہے

(۳) آپ کی جماعت کے سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے بیعت کرنے

والے احمدی حلف اُٹھا کر یہ شہادت دیں اور سب سے
پہلے آپ خود حلف اُٹھا کر یہ شہادت دیں کہ سنہ ۱۹۰۱ء میں
انہیں اور آپ کو یہ پتہ لگ گیا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے
بارہ سال لگاتار انکار نبوت کے بعد اب دعوےٰ نبوت
کر دیا ہے اور حضرت صاحب کی سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کی
تحریریں درباره نبوت منسوخ ہو گئی ہیں۔

نوٹ:۔ ایک بات میں اس وقت ان مسلمان بھائیوں سے بھی
کہنا چاہتا ہوں جو یہ عذر پیش کر دیتے ہیں کہ عقاید کی
بحثیں اتنی لمبی ہیں کہ دو جماعتوں میں وہ فیصلہ کرنے کے قابل
نہیں کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون۔ یہاں کوئی عقاید کی بحث نہیں
واقعات کی بحث ہے اس میں فیصلہ کرنا بہت آسان ہے، کیا
سنہ ۱۹۰۱ء میں تبدیلی کا کوئی ثبوت جناب میاں صاحب پیش کر سکتے
ہیں اگر نہیں پیش کر سکتے اور آج تیس سال سے نہیں کر سکے اور جو
باتیں آج وہ حضرت مرزا صاحب کی طرف منسوب کر رہے ہیں
وہ محض افتراء ہے۔ تو ان کی ساری عمارت یعنی ختم نبوت کے
بعد اجراء نبوت اور کلمہ گوؤں کی تکفیر کی عمارت دھڑام سے گر جاتی
ہے، اور دوسری بات اپنے احباب سے کہنا چاہتا ہوں کہ
لفظی بحثیں بہت ہو چکی ہیں اب ان باتوں میں وقت ضائع نہ کریں،
سنہ ۱۹۰۱ء میں تبدیلی کا ثبوت جناب میاں صاحب کے مریدوں سے

مانگیں جو وہ باتیں انھوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی طرف منسوب کی ہیں ان کا ثبوت مانگیں اور حلف کا مطالبہ کریں، اور جب تک یہ مطالبہ پورا نہ ہو دوسری کسی بات کی طرف رُخ نہ کریں اگر وہ ۱۹۰۱ء میں تبدیلی کا کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکتے تو وہ یقیناً باطل پر ہیں باطل پر ہیں۔

خاکسار

محمد علی

باہتمام مولوی دوست محمد پرنٹر پبلشر عالمگیر پریس لاہور میں طبع ہو کر دفتر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام احمدیہ بلڈنگس لاہور سے شائع ہوا